فون نمبر ۴۹ - تار کا پتہ - ڈیلی الفضل ربوہ

REGD. No. L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم شنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۲۶ محرم ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | ۳۰ احسان ۱۳۴۱ھش | ۳۰ جون ۱۹۶۲ء | نمبر ۱۴۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۹ جولائی بوقت ۸ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

احیائے اسلام ہی آج زمانہ کی سب سے بڑی ضرورت ہے،

جہاں تک ممکن ہو اسلام کی خدمت کرنے کی کوشش کرو

"ہم قرآن شریف ہی کی تعلیم دینے آئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف اس لئے بھیجا ہے کہ اس پر عمل کیا جاوے اس میں کہیں نہیں لکھا کہ خدا کسی کو مجبور کرتا ہے۔ انسان کی ہر حالت خواہ وہ آرام کی ہو یا تکلیف کی گزر ہی جاتی ہے کیونکہ وقت تو اس کی پرواہ نہیں کرتا چنانچہ کسی نے کہا ہے۔

شب تنور گذشت و شب سمور گذشت

پھر انسان کیوں اس کام کو مقدم نہ کرے۔ جو اس کا اصل فرض ہے۔ ہمارے نزدیک سب سے بڑی ضرورت آج اسلام کی زندگی کی ہے۔ اسلام ہر قسم کی خدمت کا محتاج ہے۔ اس کی ضرورتوں پر ہم کسی ضرورت کو مقدم نہیں کر سکتے۔ خدا تعالیٰ نے جو کام ہمارے سپرد کیا ہے۔ ہم معصیت سمجھتے ہیں کہ اس کام کو چھوڑ دیں۔ دو بیمار ہوتے ہیں ایک ان میں سے اگر مر جاوے تو کچھ ہرج نہیں ہوتا۔ لیکن ایک ایسا ہوتا ہے۔ اگر وہ مر جاوے تو دنیا تاریک ہو جاتی ہے۔ بس یہی حالت اسلام کی ہو رہی ہے۔ آج سب سے بڑی ضرورت یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اور بن پڑے اسلام کی خدمت کی جاوے۔ جس قدر روپیہ ہو وہ اسلام کے احیاء میں خرچ کیا جاوے۔"

(الحکم جلد ۵ نمبر ۲۹ ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء)

محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی علالت

ربوہ ۲۹ جون۔ مورخہ ۲۷ جون کو محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کا معائنہ فرمایا۔ آپ کی رائے یہ تھی کہ موجودہ تکلیف کی اصل وجہ شدت حرارت کے باعث ضعف اور جسم میں پانی کی کمی ہے۔ اس تشخیص کے پیش نظر آپ نے جو علاج تجویز فرمایا۔ اس کے نتیجہ میں اب بائیں پاؤں کی حرکت میں اضافہ ہو رہا ہے۔

احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

مبلغ سپین کے لئے درخواست دعا

ہمارے مبلغ سپین مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اور آج کل بغرض علاج لنڈن میں مقیم ہیں۔ انہوں نے اطلاع دی ہے کہ امراض معدہ کے ماہرین نے ان کا معائنہ کیا ہے۔ ان کے خیال میں اپریشن ہونا ضروری ہے۔ اب specialist سرجن کے مشورہ کے بعد اس کا فیصلہ ہوگا۔

ان کے اہل و عیال سپین میں ہی مقیم ہیں اور یہ بھی اطلاع ملی ہے۔ کہ ان کے متعلق بچے بھی بیمار ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ اپنے مخلص مجاہد بھائی اور ان کے بچوں کی شفا یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(نائب وکیل التبشیر ربوہ)

نادار مریضوں کا علاج اور احباب جماعت کا فرض

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور احباب جماعت کے تعاون سے گزشتہ تین سال سے صیغہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں غریب و نادار مریضوں کی خدمت صدقات کی ان رقوم سے ہو رہی ہے جو احباب صیغہ ہذا کو بھجواتے رہتے ہیں۔ اس مد میں تقریباً ۵۰۰ روپیہ ماہانہ خرچ ہو رہا ہے اور ربوہ و مضافات کے نادار مریض سینکڑوں کی تعداد میں ضروری قیمتی ادویہ حاصل کر رہے ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس کار خیر کی طرف توجہ دیں۔ اور صدقات (خصوصیت سے بیماروں کا صدقہ دیتے وقت) ان نادار غریب مریض بھائیوں کا خیال رکھیں اور رقوم فضل عمر ہسپتال کو بھجوائیں یا پھر صیغہ ہذا کی "مد صدقہ علاج نادار مریضاں" دفتر امانت صدر انجمن احمدیہ میں داخل فرمائیں۔ امید ہے احباب م خاکسار کی اس درخواست پر فوری توجہ فرمائیں گے جزاھم اللہ احسن الجزاء و ما توفیقنا الا باللہ

خاکسار۔ مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ۔

انصار اللہ کا آئندہ امتحان

انصار اللہ کا آئندہ امتحان یکم جولائی کی بجائے ۸ جولائی کو بروز اتوار منعقد ہوگا۔ تاریخ کی تبدیلی نوٹ فرمالی جائے۔ ربوہ کے احباب کا امتحان ۶ جولائی کو ہوگا۔

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
۳۰ جون ۶۲ء

عجیب توارد — یوحنّا کا جواب — امتی نبی

۱۔ مودودی صاحب اپنے رسالہ ختم نبوت میں لکھتے ہیں:

"اب اگر بفرضِ محال نبوت کا دروازہ واقعی کھلا بھی ہو اور کوئی نبی آ بھی جائے تو ہم بے خوف وخطر اس کا انکار کر دیں گے خطرہ ہو سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی بازپرس کا ہی تو ہو سکتا ہے وہ قیامت کے روز ہم سے پوچھے گا تو ہم سارا ریکارڈ برسرِ عدالت لا کر رکھ دیں گے جس سے ثابت ہو جائیگا کہ معاذ اللہ اس کفر کے خطرے میں تو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت نے ہی ہمیں ڈالا تھا ہمیں قطعاً کوئی اندیشہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کسی نئے نبی پر ایمان نہ لانے کی سزا دے ڈالے گا۔" (رسالہ ختم نبوت مودودی ص۳۳)

آج سے تقریباً ۶۳ سال پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مودودی صاحب کا جواب بایں الفاظ دیا ہے ملاحظہ فرمائیے:

"یہود کہا کرتے ہیں کہ ہم تو قیامت کے دن خدا کے آگے ملاکی نبی کی کتاب رکھ دیں گے اور کہہ دیں گے کہ اس کتاب میں تو نے فرمایا تھا کہ مسیح کے پہلے الیاس نبی آئے گا اور تو نے یہ نہیں کہا تھا کہ مثیلِ الیاس یا اس کا بروز یوحنّا کی شکل میں آئے گا اب اگر یہ مسیح سچا ہے اور ہم نے اس کو نہیں مانا تو ہمارا کیا قصور۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۱۹/۳۲۰)

خیر مودودی صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اعجازی کمال کے تو کیا معترف ہوں گے تاہم آپ کو یہ تو ماننا پڑے گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بصیرت کمال درجہ کی تھی جو معاملات کے ہر پہلو پر عبور رکھتی تھی، اور آپ جانتے تھے کہ جس قسم کے اعتراضات پہلے لوگ کیا کرتے تھے بعینہٖ اسی قسم کے اعتراضات مودودی ایسے اہل علم کہلانے والے حضرات کریں گے چنانچہ اس کے آگے ہی آپ نے فرمایا: "یہی حال آج کے علماء کا ہے جو مسیح کے منتظر ہیں"

۲۔ یہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اور بھی لطیف بات فرمائی ہے اس بات کے ذکر پر کہ حضرت مسیح ؑ نے جب یہود کو کہا کہ یوحنّا ہی الیاس ہے تو وہ یوحنّا کے پاس گئے اور معلوم نہیں کن الفاظ میں ان سے پوچھا کہ تو الیاس ہے؟ تو یوحنّا نے انکار کیا کہ میں الیاس نہیں ہوں اور اس طرح حضرت مسیح کی تکذیب ہوئی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

"معلوم نہیں کہ یہودیوں نے کس طرح سے دھوکے کی گفتگو کی ہو گی۔ یوحنّا کو کیا خبر تھی کہ یہ کیا شرارت کرتے ہیں۔ یہ دعویٰ غلط ہے کہ پیغمبر خدا کی طرح ہر وقت حاضر ناظر ہوتے ہیں اگر یہ بات سچی ہوتی تو آنحضرتؐ کو حضرت عائشہؓ کے متعلق کیوں گھبراہٹ ہوتی یہانتک کہ خدا تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔ سعدیؒ نے خوب لکھا ہے

کسے پرسید زاں پیرِ خردمند
کہ اے روشن گہر پیرِ خردمند
ز مصرش بوئے پیراہن شمیدی
چرا در چاہِ کنعانش ندیدی
بگفت احوالِ ما برقِ جہان است
دمے پیدا و دیگر دم نہان است
گہے بر طارمِ اعلیٰ نشینم
گہے بر پشتِ پائے خود نہ بینم"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۱۹)

بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہود نے ملاکی نبی کا حوالہ دے کر پوچھا ہو گا کہ کیا تو ہی وہ الیاس ہے جو آسمان پر صعود کر گیا تھا اور اب آسمان سے نازل ہوا ہے اس کا لازماً جواب یہی ہو سکتا تھا کہ میں وہ الیاس نہیں ہوں بالکل اسی طرح جس طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بار بار واضح کر چکے ہیں کہ میں وہ ابن مریم نہیں ہوں جو بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوا تھا اور جس کے متعلق بعض لوگوں کا اعتقاد ہے کہ بجسدہٖ آسمان پر صعود کر گئے تھے اور آج تک وہاں تشریف رکھتے ہیں اور کسی وقت مسجد دمشق کے مشرقی منارے پر نازل ہونگے اور وہاں سے لوگ آپ کو سیڑھی لگا کر نیچے اتاریں گے چونکہ حضرت یوحنّا بھی بجنسہٖ الیاس ؑ نبی نہیں تھے بلکہ اس کا بروز تھے اس لئے جب یہود نے پہلو دار سوال کیا ہو گا تو آپ نے وہی جواب دیا ہو گا جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ابن مریم کے متعلق دیتے رہے ہیں چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا تو اہل علم حضرات نے اسی قسم کے سوالات کئے اور اس بات پر زور دیا ہے کہ مسیح ناصری تو آسمان پر صعود کر چکا ہے آخری زمانہ میں نازل ہو گا۔ چنانچہ مودودی صاحب ایسے اہل علم حضرات اب بھی اسی بات پر مُصر ہیں کہ وہی ابن مریم نازل ہوں گے جو آج سے دو ہزار سال پہلے بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے جس سے مسیح موعود علیہ السلام کو انکار رہے آپ نے بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ اسلام میں حلول و نزول دونوں باتیں ممتنع ہیں نہ تو کسی ایک انسان کی روح دوسرے جسم میں حلول کر سکتی ہے اور نہ کوئی ابن مریم آسمان پر چڑھا جسم عنصری سمیت وہاں سے زمین پر نزول اجلال فرمائے گا بلکہ قرآن کریم اور احادیث میں جس مسیح موعود کے آخری زمانہ میں آنے کی پیشگوئیاں ہیں وہ امتِ محمدیہ کا ہی ایک فرد ہو گا جس کو اسلام کے تجدید و احیاء کے لئے نبوت محمدیہ کی چادر پہنائی جائیگی اور جس کی نبوت سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عکس ہو گا اور جس کو بنی اسرائیلی مسیحؑ کی خو بو سے سرفراز کیا جائے گا کیونکہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بوجہ خاتم النبیین ہونے کے تمام نبوتوں کے کمال کے حامل ہیں

ہر نبوت را بروشد اختتام

یعنی آپ پر ہر نبوت کا اختتام ہو چکا ہے اور اب آپ کے فیض سے جو کمال حاصل کرے صرف ان میں سے ہی جس کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے امتی نبوت عطا کرتا ہے تاکہ نبوت محمدیہ کا فیض تاقیامت جاری رہے

۳۔ بعض لوگ یہاں یہ مغالطہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اگر فیض محمدی سے نبوت ملتی ہے تو پھر تو یہ وہبی چیز نہ رہی بلکہ اکتسابی چیز بن جاتی ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ امتی نبوت بھی بوقت ضرورت ہی اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کے کسی ولی کو اپنی طرف سے عطا کرتا ہے جس طرح مثلاً قانون یہ ہو کہ کوئی شخص مجسٹریٹ نہیں بن سکتا جب تک وہ بی اے ایل ایل بی نہ ہو مگر ہر بی اے ایل ایل بی مجسٹریٹ نہیں بن جاتا بلکہ صرف وہی بی اے ایل ایل بی مجسٹریٹ بنتا ہے جس کو حکومت اپنے اختیارات سے مجسٹریٹ بناتی ہے

ایک بات یہاں اور بھی وضاحت طلب ہے جب امتی نبوت کے جواز کے لئے قرآن کریم کی آیہ کریمہ

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ
فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ
عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ
وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ
وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا (النساء رکوع ۹)

یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کریں پس وہ ان کے ساتھ شامل ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے یعنی۔ نبی، صدیق، شہید اور صالح اور یہ ان کے اچھے ساتھی ہیں۔

پیش کی جاتی ہے تو مخالفین کہا کرتے ہیں کہ مع کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ اطاعت گزاروں کو صرف رفاقت حاصل ہوتی ہے اگرچہ لفظ مع کے معنے صرف "معیّت" کے ہی نہیں ہوتے۔ چلو ہم مان لیتے ہیں کہ یہاں بھی مع کے معنے صرف معیت کے ہیں اور اطاعت گزاروں کو انبیاء علیہم وغیرہم کی معیت ہی حاصل ہوگی سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہی بات درست ہے تو معیت کے لئے انبیاء علیہم السلام کہاں سے آئیں گے۔ اگر امت محمدیہ میں انبیاء ہوں گے ہی نہیں تو اطاعت گزاروں کو ان کی معیت اور رفاقت کس طرح حاصل ہوگی یہاں کسی امت اور مقام کا تعین موجود نہیں کہ کہا جائے کہ جنت وغیرہ میں یہ معیت حاصل ہوگی یہاں تو جنرل قاعدہ بتا دیا گیا ہے اس لئے اس کو کسی مقام یا وقت سے محصور کرنا کسی طرح جائز نہیں یہاں قطعاً کوئی ایسا قرینہ موجود نہیں کہ یہ انعام کسی آئندہ زندگی پر محسوب کیا جا سکے بلکہ اس کی عمومیت ظاہر کرتی ہے کہ یہ معیت اس دنیا میں بھی حاصل ہوگی۔ کیونکہ اگر یہ نہ مانا جائے کہ امت محمدیہ میں امتی نبی ہو سکتا ہے تو قرآن کریم کی یہ آیہ ہی بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے۔ البتہ اگر کسی قسم کی بعید از قیاس تاویل نہ کی جائے یا اپنی طرف سے کوئی ناجائز اضافہ نہ کیا جائے تو اس آیہ کریمہ سے یہی واضح ہوتا ہے کہ امت محمدیہ میں صالح شہید، صدیق اور انبیاء پیدا ہوں گے جن کی معیت اور رفاقت کا انعام اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے والوں کو حاصل ہوگا اور یقیناً نبوت، صدیقیت، شہادت اور صالحیت انہی کو ملے گی جو خدا اور رسول کے طاعت گزار ہوں گے یعنی اب نبوت وغیرہ تمام انعامات صرف ان لوگوں کو ہی مل سکتے ہیں جو خدا اور رسول کی پیروی کرتے ہیں اور صحیح معنوں میں امتی ہوتے ہیں لہٰذا ایسی نبوت قرآنِ کریم۔ احادیث نبوی اور اقوال ائمہ کی رو سے "ختم نبوت" کے منافی نہیں ہے بلکہ "ختم نبوت" کا تقاضا ہے کہ امت محمدیہ میں ایسے لوگ پیدا ہوں جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوہ حسنہ کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں اور اس طرح نبوت محمدیہ کا فیض قیامت تک جاری و ساری رہے کیونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت کے بعد کوئی نبوت نہیں ہے آپ ہی کی نبوت قیامت تک جلوہ فگن اور فیض رساں رہیگی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے اور تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گزر چکیں ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں اس لئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہیئے تھا کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے اس کے لئے ایک انجام بھی ہے لیکن یہ نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے۔ اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا اس سے بڑھ کر انعام [illegible]

افضل الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مقدسہ کے متعلق

حضرت مسیح ناصری کی ایک بشارت

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب ۱۱۰ چوہدری پارک لاہور

بیسویں صدی کے وسط میں مصر کے آثار قدیمہ سے قبطی انجیل کا انکشاف ہوا۔ یہ انجیل حضرت مسیح علیہ السلام کے ۱۱۴ اقوال پر مشتمل ہے۔ ایک قول درج ذیل ہے۔

"شاگردوں نے یسوع سے کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ آپ ہمیں چھوڑ جائیں گے (آپ کے بعد) وہ کون شخص ہوگا جو کہ ہم پر سردار ہوگا۔ یسوع نے کہا خواہ کہیں بھی تم چلے جاؤ تمہیں یعقوب الصادق کی طرف لوٹنا چاہئے جس کی خاطر خدا تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا کئے۔" (قول ۱۲)

الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں ہم یہ واضح کر چکے ہیں کہ مذکورہ قول ذو معنی ہے۔ اس کے جزوی مصداق یعقوب حواری تھے اور حقیقی مصداق نبی موعود۔ یعقوب کے معنی پیچھے آنے والا یا پیچھے آنے والے کے ہیں اس قول میں نبی موعود کو یعقوب کہا گیا۔ صحیفہ [illegible]ک میں (جس کا حوالہ نئے عہد نامہ کے خط میں دیا گیا) نبی موعود کے متعلق لکھا ہے کہ "گویا وہ آخر میں ظاہر ہوگا لیکن اس کا نام پیدائش عالم سے قبل خدا تعالیٰ کے سامنے تھا۔ وہ دنیا کی پیدائش سے قبل چنا گیا"

ظاہر ہے کہ اس بشارت میں نبی موعود کو معنوی طور پر یعقوب کہا گیا۔

پس مذکورہ بالا قول کا مقصد یہ ہے کہ میرے جانے کے بعد جہاں کہیں بھی تم چلے جاؤ یہ امر مدنظر رکھو کہ تمہارا اصل مقصود یعقوب یعنی میرے پیچھے آنے والا موعود ہے جو سراپا صدق اور لولاک کی شان کا حقیقی مصداق ہے۔

ان معنوں کی تائید حضرت مسیح علیہ السلام کے ایک انجیلی قول سے بھی ہوتی ہے جو کہ انجیل یوحنا کے قدیم نسخوں میں حضرت مسیح کی طرف منسوب ہے لکھا ہے۔

"وہ جو میرے بعد آنے والا ہے مجھ سے مقدم ٹھہرا۔ کیونکہ وہ مجھ سے پہلے موجود تھا" (یوحنا ۱/۱۵)

اس بشارت میں بتایا گیا کہ افضل الانبیاءؐ جس کی بعثت ازل سے مقدر تھی میرے بعد آئے گا۔ اس قول کی موجودگی میں چونکہ الوہیت مسیح تو کجا حضرت مسیح افضل الانبیاء بھی ثابت نہ ہوتے تھے۔ اس لئے اوائل میں چونکہ الوہیت مسیح تو کجا حضرت مسیح افضل الانبیاء بھی ثابت نہ ہوتے تھے۔ اس لئے قرون اولیٰ میں اس بشارت کو حضرت یحییٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کر دیا گیا۔ اور اس کا مصداق نبی موعود کی بجائے حضرت مسیح کو بنا دیا گیا۔

انجیل کے قدیم نسخوں کے انکشاف پر یہ تحریف کھل کر سامنے آ گئی ہے۔ موجودہ نسخوں میں مذکورہ بشارت ان الفاظ میں درج ہے۔

یوحنا (یحییٰ) نے یسوع کی بابت گواہی دی اور پکار کر کہا کہ یہ وہی ہے جس کا میں نے ذکر کیا کہ جو میرے بعد آتا ہے وہ مجھ سے مقدم ٹھہرا۔ کیونکہ وہ مجھ سے پہلے تھا۔ (یوحنا ۱/۱۵)

ریوائزڈ ورشن مطبوعہ ۱۸۸۱ء و امریکن سٹینڈرڈ ایڈیشن مطبوعہ ۱۹۰۱ء میں حاشیہ پر لکھا ہے۔ کہ کچھ قدیم نسخوں میں

This was he of whom I said

کی بجائے

This was he that said

کے الفاظ آئے ہیں۔ بایں صورت انگریزی ترجمہ یوں ہے۔

"John bear witness of him, and crieth, saying, this was he that said, He that cometh after me is become before me. for he was before me"

یوحنا نے یسوع کی بابت گواہی دی اور پکار کر کہا کہ یہ وہی ہے جس نے کہا تھا۔

"وہ جو میرے پیچھے آتا ہے مجھ سے مقدم ہے۔ کیونکہ وہ (تقدیر الٰہی میں) مجھ سے پہلے موجود تھا۔"

اس ترجمہ سے ظاہر ہے کہ بشارت کے مذکورہ الفاظ حضرت یحییٰ کے نہیں بلکہ حضرت مسیحؑ کے ہیں۔ مصداق یسوع نہیں بلکہ بعد میں آنے والا نبی موعود ہے۔

کتنی خوبصورتی سے بیک جنبش قلم یہ تحریف کی گئی۔ حضرت یحییٰ یسوع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

"یہ وہی شخص ہے جس نے کہا کہ میرے بعد آنے والا مجھ پر افضل ہے"

اس عبارت کو ادنیٰ تصرف سے یوں کر دیا گیا کہ یحییٰ نے یسوع کے متعلق کہا کہ یہ وہی ہے جس کے بارے میں میں نے کہا تھا کہ میرے بعد آنے والا مجھ سے افضل ہے۔

گویا اصل عبارت میں بشارت دہندہ حضرت مسیح ہیں اور مصداق نبی موعود۔ لیکن دوسری صورت میں بشارت دینے والے یحییٰ ہیں اور مصداق یسوع

قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ انجیل کے اصل متن میں بشارت کے مذکورہ الفاظ صرف ایک ہی دفعہ درج تھے۔ اور حضرت مسیح کی طرف منسوب تھے۔ انجیل یوحنا کی نئی ترتیب تدوین میں (جو کہ دوسری صدی میں ہوئی) نہ صرف یہ بشارت حضرت یحییٰ کی طرف منسوب کر دی گئی۔ بلکہ اسے انجیل یوحنا کے پہلے ورق پر دو دفعہ دہرایا گیا (۱/۱۵، ۱/۳۰) اور مصداق یسوع کو بتایا گیا تاکہ یہ تبدیلی پختہ ہو جائے۔

یہ عجیب بات ہے کہ انجیل برنباس نے بھی اس بشارت کو حضرت یحییٰ کی بجائے حضرت مسیحؑ کی طرف منسوب کیا ہے۔ فصل ۹۶ میں لکھا ہے یسوع نے کہا

"میں وہ موعود نہیں ہوں اس لئے کہ وہ مجھ سے پہلے پیدا کیا گیا ہے اور میرے بعد آئے گا"

انجیل یوحنا کی بشارت کی عبارت میں قرون اولیٰ میں جو تغیر و تبدل روا رکھا گیا اس کا ثبوت اس امر سے بھی ملتا ہے۔ کہ بعض نسخوں میں بشارت کے یہ الفاظ آیت ۱۵ کی بجائے آیت ۱۸ کے بعد درج ہیں۔

بعض نسخوں میں اس عبارت کا ایک حصہ آیت ۲۷ میں شامل کر دیا گیا۔ جس کو اب نئے

روحانی مائدہ

الفضل ایک روحانی مائدہ ہے جس سے ہر مخلص احمدی کی روح روزانہ سیر ہوتی ہے۔

— آپ —

اپنے اس روحانی مائدہ کو صرف اپنی ذات تک ہی محدود نہ رکھئے بلکہ اپنے عزیزوں اور ملنے جلنے والے لوگوں کے نام خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کرا کر انہیں بھی اس سے مستفید ہونے کا موقعہ دیجئے۔ یہ بھی آپ کی ایک نیکی ہوگی۔

(مینیجر الفضل)

۱۵ جولائی - یوم ماہنامہ انصار اللہ - احباب سے گزارش ہے کہ ۱۵ جولائی کا دن بلند پایہ تربیتی ماہنامہ انصار اللہ کی توسیع اشاعت کے لئے وقف فرمائیں۔ احباب میں تحریک کر کے زیادہ سے زیادہ خریدار بنائے جائیں۔ سالانہ چندہ پانچ روپے صرف۔ (قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

تراجم میں حذف کر دیا گیا ہے ۔
۱۹۶۱ء کے اتھورائزڈ ورشن (مصدقہ ترجمہ) میں "وہ مجھ سے مقدم ہے" کے الفاظ آیت نمبر ۲۷ کی عبارت میں شامل ہیں سوائے لاطینی بائیبل کے بعد کے سب تراجم ان الفاظ کو درج نہیں کرتے ۔

ان تبدیلیوں سے ظاہر ہے کہ یہ بشارت آبائے کلیسیا کو کھٹکتی تھی اس لئے من مانی کی گئی اور مختلف تبدیلیاں روا رکھی گئیں سب سے بڑی تبدیلی یہ ہوئی کہ بشارت حضرت یحییٰ کی طرف منسوب کر دی گئی اور مصداق یسوع بنا دیئے گئے ۔

قرون اولیٰ کی ایک اور تبدیلی کی طرف بھی علمائے بائیبل نے اشارہ کیا ہے پروفیسر برنی ایک عظیم سکالر اور محقق بائیبل ہیں انھوں نے یہ نظریہ پیش کیا کہ انجیل یوحنا دراصل آرامی میں تھی موجودہ یونانی انجیل اس کا ترجمہ ہے ترجمہ کی بعض غلطیاں ظاہر کرتی ہیں کہ یونانی انجیل تصنیف نہیں بلکہ محض آرامی متن کا ترجمہ ہے ۔ یہ غلطیاں یا تو جان بوجھ کر کی گئیں یا آرامی الفاظ کو نہ سمجھنے کے باعث

پروفیسر برنی کہتے ہیں مذکورہ بشارت کی آرامی عبارت کا صحیح ترجمہ یوں ہونا چاہیئے تھا :

"وہ جو میرے بعد آرہا ہے
مجھ سے مقدم ہوگا کیونکہ
وہ قدیم تھا" ۔[1]

یہاں آرامی الفاظ "قدامی" اور "قدمی" استعمال کئے گئے تھے جو کہ ایک دوسرے کے مشابہ ہیں ان کے صحیح فرق کو مترجم نے ملحوظ نہیں رکھا اور

۱۔ "وہ جو میرے بعد آرہا ہے" کی بجائے "وہ جو میرے بعد آتا ہے" ترجمہ کر دیا گیا
۲۔ اسی طرح "وہ مجھ سے مقدم ہوگا" کی بجائے "وہ مجھ سے مقدم ہے" ترجمہ دے دیا گیا
۳۔ "کیونکہ وہ مجھ سے پہلے تھا" کی بجائے "کیونکہ وہ قدیم تھا" صحیح ترجمہ ہے

مقام غور ہے کہ حضرت یحییٰ حضرت مسیح کے مرشد تھے حضرت مسیحؑ نے حضرت یحییٰ کے ہاتھ پر بیعت کی اگر یہ بشارت حضرت یحییٰ کی بھی ہے تو پھر بھی ان کے بعد آنیوالے عظیم الشان موعود سے مراد یسوع نہیں ہو سکتے معاصرت اس میں روک ہے اس کا ازالہ ترجمہ میں تبدیلی سے کیا گیا "وہ مجھ سے مقدم ہوگا" کی بجائے "وہ مجھ سے مقدم ہے" ترجمہ کر دیا گیا ۔ انجیل میں لکھا ہے

کہ حضرت مسیح علیہ السلام حضرت یحییٰ کے سامنے مامور بنائے گئے حضرت مسیح جب حضرت یحییٰ سے بپتسمہ پا رہے تھے تو ان پر روح القدس کا نزول ہوا اور آسمان سے آواز آئی یہ شخص خدا تعالےٰ کا محبوب ہے ۔ ان درین صورت حضرت مسیح کے متعلق یحییٰ کس طرح کہہ سکتے تھے

"وہ جو میرے بعد آرہا ہے مجھ
سے مقدم ہوگا"

پھر ایک اور حوالہ بھی قابل غور ہے حضرت یحییٰ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں قید خانہ سے حضرت مسیح کو کہلوا بھیجا

"آنیوالا تو ہی ہے یا ہم دوسرے
کی راہ تکیں (متی ۱۱/۴)

اگر مندرجہ بالا بشارت حضرت یحییٰ کی تھی اور آپ نے پکار پکار کر اعلان کر دیا کہ اس کے مصداق یسوع ہیں تو پھر اپنی زندگی کے آخری ایام میں مذکورہ پیغام کے بھیجنے کی آخر کیا ضرورت تھی ۔؟ یہ سب امور ظاہر کرتے ہیں کہ یہ بشارت حضرت یحییٰ کی نہیں بلکہ حضرت مسیح کی ہے آپ نے اپنے بعد آنے والے افضل الانبیاء کی خبر اس بشارت میں دی ہے قبطی انجیل کے ایک دوسرے قول میں ہے "مبارک ہے وہ جو کہ اپنی بعثت سے پہلے موجود تھا" قول ۱۷ ۔ اس فقرہ کا مصداق بھی نبیٔ موعود ہے انجیل کی بشارت میں بھی نبی موعود کو مقدم اور قدیم کہا گیا ۔

گویا یہ ایک ہی بشارت کی صدائے بازگشت ہے یہودی مانتے تھے کہ نبیٔ موعود کا نام سب سے اول رکھا گیا گو وہ ظاہر بعد میں ہوگا ۔ وہ الصادق ہے اس کا نور سب سے پہلے پیدا ہوا ۔ اس کی خاطر زمین و آسمان بنائے گئے یہ سب باتیں قبطی انجیل اور انجیل یوحنا کی بشارت کے پس منظر میں موجود ہیں ۔

قرآن حکیم کا دعویٰ ہے کہ حضرت مسیح نے اپنے بعد آنے والے عظیم الشان پیغمبر کی خبر دی مذکورہ شواہد قرآنی بیان کی صداقت پر درخشندہ برہان ہیں ۔"

بقیہ لیڈر صفحہ ۲ سے آگے

مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے ہاں امتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اس پر صادق آسکتے ہیں کیونکہ اس میں نبوت تامہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہیں بلکہ اس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے اور جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم ان کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا ۔" (الوصیت صفحہ ۱۶، ۱۷ مطبوعہ ۱۹۶۱ء)

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے تربیتی جلسے

جماعت احمدیہ چک ۹۸ جنوبی ضلع سرگودھا

جماعت احمدیہ چک ۹۸ جنوبی ضلع سرگودھا کے زیر انتظام مورخہ ۲۵ رجون ۶۲ء بعد نماز عشاء جلسہ منعقد ہوا ۔ صدارت کے فرائض مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے سرانجام دیئے تلاوت قرآن حکیم اور نظم کے بعد مکرم سید احمد علی شاہ صاحب انچارج مربی سلسلہ احمدیہ ضلع سرگودھا نے مفصل اور مدلل لیکچر دیا ازاں بعد صاحب صدر نے تقریر کی ۔ مقامی احمدی اور غیر از جماعت اصحاب کثیر تعداد میں شامل جلسہ ہوئے

(خاکسار فتح خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۹۸ جنوبی)

چک ۱۷ جنوبی ضلع سرگودھا

جماعت احمدیہ چک ۱۷ جنوبی ضلع سرگودھا کی مسجد احمدیہ مقامی کے صحن میں مورخہ ۲۱ رجون ۶۲ء بعد نماز عشاء ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا ۔ صدارت کے فرائض مکرم مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی نے سرانجام دیئے تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم صدر صاحب جلسہ نے "صحابہ کرامؓ کی عدیم المثال قربانیاں" کے موضوع پر لیکچر دیا ۔ دوسری تقریر مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے "قبول احمدیت کے بعد ہمارے فرائض" کے موضوع پر کی ۔ جلسہ میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی دعا پر جلسہ ختم کیا گیا ۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۷ جنوبی)

جلسہ سیرۃ النبی

مورخہ ۱۸ رجون ۶۲ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد دار النصر غربی میں جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا جلسہ کی کارروائی زیر صدارت مولوی روشن دین صاحب واقف زندگی سابق مبلغ مسقط عمل میں آئی ۔ قرآن پاک کی تلاوت اور نظم کے بعد صوفی محمد اسحاق صاحب سابق مبلغ سیرالیون نے تزکیۂ علوم کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر روشنی ڈالی ۔ بعد ازاں مولوی فضل الٰہی صاحب سابق مبلغ مشرقی افریقہ و ماریشس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا نقطہ مرکزیہ توحید باری تعالیٰ کے موضوع پر دلچسپ انداز میں تقریر فرمائی اور توحید کی اشاعت کے سلسلہ میں صحابہ کرام کی قربانیوں کا ذکر فرمایا ۔ آخر میں مولوی روشن دین صاحب صدر جلسہ نے تقریر فرمائی آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ اللعالمین ثابت کرتے ہوئے فرمایا کہ سرور کائنات فخر موجودات کو اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی محبت اور پیار تھا آپ نے ہر موقعہ پر اپنے بدخواہوں اور دشمنوں کی خیر خواہی کا عملی ثبوت دیا ۔ آخر دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا ۔

(صدر دار النصر غربی ربوہ)

ضلع منٹگمری میں تربیتی جلسے

مورخہ ۱۸ رجون کو بعد نماز عشاء چک ۱۱۱/۱۲.L میں زیر صدارت مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ جلسہ منعقد ہوا ۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم مولوی بدر الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید نے "تبلیغ اسلام اور ہماری ذمہ داریاں" پر تقریر کی اور صدر جلسہ نے اسلام اور عقیدہ پت کے موضوع پر لیکچر دیا اور عقیدہ جات مسیح کے نقص بتائے

دوسرے دن ۱۹ رجون ۶۲ء کو بعد نماز عشاء زیر صدارت مکرم چوہدری علی محمد صاحب تار جلسہ منعقد ہوا ۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا تلاوت و نظم کے بعد مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ نے ایک گھنٹہ "شان رسول عربیؐ" کے موضوع پر تقریر کی ۔ اور مکرم بدر الدین صاحب نے بھی سیرۃ نبویؐ کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی مکرم مولوی جمال الدین صاحب معلم وقف جدید نے تقریر کی اور آخر میں ملک صدیق صاحب نے آنحضرت صلعم کی مدح میں اقتباسات کتب مسیح موعودؑ پڑھ کر سنائے ۔

تیسرے دن ۲۰ رجون ۶۲ء کو چک ۱۱۹/۶.R نیا زنگو میں زیر صدارت مکرم شاہد صاحب جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا ۔ مکرم مولوی بدر الدین صاحب نے آنحضرت صلعم کے ذریعہ تبلیغ اسلام کے موضوع پر روشنی ڈالی اور صدر جلسہ نے "آنحضرت صلعم تمام نبیوں کے سردار ہیں" کے عنوان پر مفصل لیکچر دیا ۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ تینوں اجلاس بہت مفید ثابت ہوئے ۔

(خاکسار عبد الغفور سیکرٹری چیچہ وطنی)

درخواست دعا

مکرم عبد الرحمٰن صاحب زاہد ار باندھی امیر ضلع نواب شاہ کا اپنڈے سائٹس کا اپریشن ۲۸ رجون کی رات کو کراچی میں ہوا ہے دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو جلد از جلد شفاء عطا فرمائے ۔ (غلام احمد فرخ مربی سلسلہ)

---

[1] THE ARAMAIC ORIGIN OF THE FORTH GOSPEL BY BURNEY.

تاریخ اسلام

شاہان اسلام کی رواداریاں

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

چودہ سو سال پہلے اسلام نے دنیا کو ایک فلسفۂ زندگی سے روشناس کیا۔ اس میں تہذیب اخلاق اور تدبیر منزل کے ساتھ ساتھ سیاست ملکی کے آداب بھی سکھائے گئے ہیں۔ مسلمان یہ فلسفہ زندگی لیکر ایشیا، افریقہ اور یورپ کی طرف بڑھے اور اس فلسفے کا نام لے کر بڑی بڑی بادشاہتیں قائم کیں اگر ان تمام چھوٹی بڑی بادشاہتوں کا شمار کیا جائے تو ان کی تعداد سینکڑوں سے متجاوز ہو جاتی ہے اور اگر ان تمام چھوٹے بڑے نوابوں امراء اور بادشاہوں کی فہرست تیار کی جائے تو یہ تعداد ہزاروں سے بھی متجاوز ہو جاتی ہے۔ لیکن وہ بڑے بڑے مسلمان بادشاہ جنہوں نے ایشیا، افریقہ اور یورپ کے خطوں پر حکومت کی اور اپنے زمانہ کے بادشاہ و شہنشاہ کہلائے ان کی تعداد بھی سو کے لگ بھگ ہے۔ میں اس مختصر سے مضمون میں ان تمام بادشاہوں کی رواداری کی ایک ایک مثال بھی پیش کرنا چاہوں تو نہیں کر سکتا۔ اس لئے میں خلافت راشدہ دولت امویہ اور دولت عباسیہ وغیرہ سے قطع نظر کر کے "سلاطین ہند" کی طرف آتا ہوں۔ مجھے یہ دیکھنا ہے کہ ہندوستان کے مسلمان بادشاہوں نے ہمارے وطن عزیز اور اس سرزمین پر بسنے والی مختلف قوموں کے ساتھ کیا سلوک کیا اور رعایا سے ان کے تعلقات کیسے رہے۔ اس جگہ میں ضروری سمجھتا ہوں کہ ان تعلقات کی ایک حد بندی یا ان کی ایک معین تعریف کر دوں۔

رعایا کی تہذیب عقائد۔ زبان۔ لباس

ایک ملک کے بادشاہ کے ماتحت ملک کی مختلف قومیں رہتی ہیں ہر قوم کے کچھ مخصوص عقائد ہوتے ہیں۔ ایک خاص زبان ہوتی ہے اور خاص لباس ہوتا ہے۔ بادشاہ اور رعایا کے خوشگوار تعلقات کے معنی یہ ہیں کہ جو قوم اپنی قومی خصوصیات کو زندہ رکھنا چاہتی ہے بادشاہ رعایا کے اس حق کو تسلیم کرے قومی خصوصیات کے زندہ رکھنے میں ان کی مدد کرے اور کسی حیلے بہانے یا کسی ذریعہ سے ان خصوصیات کو مٹانے کی کوشش نہ کرے۔

تجارت۔ زراعت۔ ملازمت

اسی طرح ایک عادل بادشاہ کی تعریف یہ ہے کہ وہ ملک کی تمام قوموں کو تجارت زراعت اور ملازمت کے مواقع فراہم کرے جب کوئی بادشاہ اپنا یہ فرض منصبی ادا کرتا ہے تو اس وقت ہم اسکو عادل کے ساتھ ساتھ روادار بھی کہتے ہیں۔ میں اپنے ذہن میں حاکم و محکوم اور بادشاہ و رعایا کے خوشگوار تعلقات کا یہ تصور قائم کر کے اب سلاطین ہند کی طرف آتا ہوں۔

محمد بن قاسم

ہندوستان کی طرف سب سے پہلے جس مسلمان سپہ سالار نے پیش قدمی کی اس کا نام "محمد بن قاسم" ہے۔ یہ سنہ ۹۲ھ کا واقعہ ہے اور دولت امویہ کا زمانہ۔ حجاج ابن یوسف" اموی سلطنت کے مشرقی ممالک کا گورنر تھا وقت کے بعض حالات سے مجبور ہو کر حجاج نے اس نوجوان سپہ سالار کو سندھ کی طرف پیش قدمی کرنے کا حکم دیا اور یہ فتح نصیب کمانڈر ایک طویل جد و جہد کے بعد سندھ۔ ملتان اور الور پر قابض ہو گیا۔ جب ہندوستان کے یہ خطے زیر نگین ہو گئے تو ان کے سامنے سب سے پہلے "بت خانوں" کا معاملہ آیا اور یہ سوال پیدا ہوا کہ ان بت خانوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے انہوں نے اس مسئلہ میں علماء بغداد کی طرف رجوع کیا۔ ان کو بت خانوں کی رسوم و آداب سے آگاہ کیا۔ وہاں سے جواب آیا کہ

ما البد الا ککنائس	بت خانے یہود و نصاریٰ
الیہود والنصاریٰ	کے کنیسا اور مجوسیوں
و بیوت النار المجوس	کے آتش کدہ کی طرح ہیں

(تاریخ بلاذری)

اور جس طرح ہم ان عبادت گاہوں کی حفاظت کرتے آ رہے ہیں اسی طرح ان بت خانوں کی بھی حفاظت کریں گے۔ محمد بن قاسم نے بت خانوں کے ساتھ جو سلوک کیا۔ ان میں ملتان کا بت خانہ قابل ذکر ہے۔

ملتان کا بت خانہ

اس زمانے میں ملتان میں ایک بڑا بتخانہ تھا بعض کہتے ہیں وہ سورج دیوتا کا مندر تھا بعض اسکو جہاں گوتم بدھ کا دہار کہتے ہیں حقیقت کچھ بھی ہو لوگ دور دراز سے اس کی پرستش کو آتے تھے وہ بت لکڑی کا تھا مگر دونوں آنکھوں کی جگہ پر دو قیمتی پتھر تھے اور دونوں ہاتھوں میں دو قیمتی کنگن۔ خود محمد بن قاسم اس مندر کے اندر گیا اور اعلان کیا کہ اس بت کی جس طرح پہلے پوجا ہوتی تھی اب بھی ہوا کرے گی۔ چنانچہ مسلمانوں کے عہد میں بھی یہ مندر مرجع خلائق بنا رہا اور عربی تاریخ کی مشہور کتاب "کامل ابن اثیر" میں تو ایک ایسی بات لکھی ہے جسے پڑھ کر سخت حیرت آتی ہے یعنی یہ کہ کچھ دنوں کے بعد مسلمان بھی اس بت خانے کا طواف کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ حضرت ایوب علیہ السلام کا مجسمہ ہے

برہمن آباد کے برہمنوں کا وفد

تاریخ میں آتا ہے کہ جب محمد بن قاسم کا برہمن آباد[٭] پر تسلط ہو گیا تو برہمنوں کا ایک وفد ان کے سامنے آیا۔ اور اپنے حقوق کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم قوم کے معزز افراد ہیں۔ اور جہاد رجہ چچ اور جہاد رجہ داہر کے زمانے میں سلطنت کے اعلیٰ عہدے ہمارے سپرد تھے۔ خصوصاً ٹیکس کی وصولی اور نگرانی پر ہم ہی مقرر کئے جاتے تھے۔ انہوں نے درخواست کی کہ ہمارا یہ خاندانی اعزاز قائم رکھا جائے محمد بن قاسم نے ان برہمنوں کی درخواست قبول کر لی۔ اور ان قابل برہمنوں کو پرانے عہدوں پر مامور کر دیا (تاریخ ذکاء اللہ وغیرہ)

برہمنوں کا دوسرا وفد

اس برہمن آباد میں محمد بن قاسم کے پاس برہمنوں کا ایک دوسرا وفد آیا اور اس نے کہا کہ اس جنگ و جدل کے باعث ہمارے بت خانے اجڑ گئے ہیں۔ اب کوئی پوجا پاٹ کے لئے مندر نہیں آتا۔ ہماری آمد کے ذرائع بھی مسدود ہو گئے ہیں۔ آپ ایک فرمان جاری کر کے لوگوں کو یقین دلائیں کہ ہندوؤں کو عبادت اور پوجا پاٹ کی مکمل آزادی ہے۔ وہ جس طرح چاہیں بتوں کی پوجا کریں۔ اور جو نذرانے چاہیں ان بتوں پر چڑھائیں محمد بن قاسم نے ان برہمنوں کی یہ درخواست قبول کی اور اس مضمون کا ایک فرمان جاری کیا۔ جس کے بعد مندروں میں پھر پہلی جیسی چہل پہل پیدا ہو گئی (تاریخ فرشتہ)

بھکشوؤں کی گداگری

سندھ میں محمد بن قاسم کے سامنے اور ایک دال آیا اور وہ بودھ بھکشوؤں کا سوال تھا اس وقت سندھ میں بودھوں کی بڑی آبادی تھی جنہیں عربی میں "سمنیہ" کہتے ہیں ان بھکشوؤں کا شعار یہ تھا کہ ہاتھ میں برتن لے کر در در بھیک مانگا کرتے تھے۔ لیکن اس عہد کی اسلامی سلطنت میں گداگری ممنوع تھی۔ اس لئے محمد بن قاسم نے ارادہ کیا کہ ان کو بھیک مانگنے سے روک دیا جائے مگر جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ یہ ان لوگوں کا مذہبی وظیفہ ہے اور اس کی ممانعت سے ان کے مذہب میں مداخلت ہو گی تو انہوں نے ان بھکشوؤں کو اسی طرح بھیک مانگنے کی اجازت دے دی (عرب و ہند کے تعلقات)

طریق حکمرانی

محمد بن قاسم کے سامنے سب سے اہم سوال طریق حکمرانی کا تھا۔ حکومت کا ڈھانچہ کیسا ہو امور مملکت میں غیر مسلم رعایا شریک ہو یا نہیں اور دیوانی و فوجداری معاملات کا تصفیہ کن قوانین کے ماتحت ہو۔

سچ پوچھئے تو بادشاہ اور رعایا کے تعلقات کا حاصل یہی ہے۔ یہیں آ کر کبھی ان دونوں کے تعلقات چٹان سے زیادہ مضبوط ہو جاتے ہیں اور کبھی کچے دھاگے سے . . .
— . . . بھی زیادہ کمزور ثابت ہوتے ہیں

جمہوریت کی بنیاد

پہلے سوال کا محمد بن قاسم نے یہ حل پیش کیا کہ امور مملکت میں ملک کے تمام باشندوں کو شریک ہونے کا حق ہے انہوں نے ایک اعلان جاری کیا کہ تبدیل حکومت کے بعد بہت سے قابل برہمن امور مملکت سے کنارہ کش ہو کر گھر بیٹھ گئے ہیں۔ انہیں ہمارے سامنے آنا چاہیئے میں انہیں کاروبار مملکت میں شریک کروں گا۔ اس اعلان کے بعد جو قابل اور تجربہ کار ہندو محمد بن قاسم کے پاس آیا انہوں نے اسکو کسی کلیدی عہدے پر فائز کیا یعنی محمد بن قاسم کے وقت یہ اصول تسلیم کر لیا گیا کہ حکومت کے کاروبار میں تمام قوموں کو شریک کرنا چاہیئے۔ (باقی)

[٭] برہمن آباد کا اصل نام کچھ اور ہو گا۔ مگر مسلمانوں نے اس کا یہی ترجمہ کیا۔ جیسے "چندن اوتار" کا "منزل نزول" اور جے سنگھ کا "المظفر بالاسد"

— ٭ —

اعلان

محترمہ عزیزہ بی بی صاحبہ مکرم شیخ جلال الدین صاحب مرحوم کوچہ چوکی والاں محلہ گڑھا چنیوٹ ضلع جھنگ نے لکھا ہے کہ میری اولاد شیخ جلال الدین صاحب مرحوم سے تین لڑکے ہیں یہ تینوں لڑکے رضامند ہیں کہ مرحوم کے نام الاٹ شدہ دس مرلہ اراضی قطعہ ۱۰ بلاک ۱۳ واقع محلہ دارالیمن ربوہ میرے نام منتقل کر دی جائے۔ تینوں کے دستخط اس درخواست پر موجود ہیں۔ یعنی شیخ فضل حق صاحب شیخ رحمت حق صاحب اور شیخ عطاء الحق صاحب پسران شیخ جلال الدین صاحب کے۔ جس کی تصدیق مکرم سید سعید احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چنیوٹ نے کی ہے اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے۔ (ناظر دارالقضاء)

ادائیگی چندہ وقف جدید سال ۱۹۶۲ء

اس فہرست میں اُن مخلصین جماعت کے اسماء درج ہیں جنھوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اشاعت اسلام کے لئے چندہ وقف جدید ادا فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ (ناظم مال وقف جدید ربوہ)

مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب رئیس قصور ۰۰-۱۰۰
فاروقی محمد صادق صاحب ۵۳-۶
شجاعت علی صاحب ٹنڈو جام سندھ ۰۰-۷
محمد عبد اللہ صاحب صدر جماعت سنجر چانگ ۱۲-۱۲
سردار غوث بخش صاحب شہر سلطان
ضلع مظفر گڑھ ۰۰-۶
محمد بشیر صاحب لوک کلاں ضلع گجرات ۳۱-۶
نور داد صاحب سماعیلہ ۰۰-۶
محمد صادق صاحب سپاہی ڈیرانوالہ ضلع سیالکوٹ ۰۰-۶
نور حسین صاحب الفقالی ضلع کوشتیا ۰۰-۷
محمد ارشد علی صاحب ۰۰-۶
ابو برکت صاحب ۰۰-۶
بدر دین صاحب میر پور خاص ۰۰-۱۰
حکم الدین صاحب سکرٹری مال من باڈہ
(بلا تفصیل) ۵۰-۲۰
چوہدری سلطان علی صاحب گکھڑ منڈی ۰۰-۱۰
حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سرگودہا شہر ۰۰-۱۵
محمد اسماعیل صاحب قادیانی مع اہلیہ بچگان
ادر دالدین مرحوم ۰۰-۹۴
مستری نور محمد صاحب مع عیال ۰۰-۶
جماعت احمدیہ کراچی شہر ۰۰-۱۳۴
محمود احمد صاحب چیمہ دار الصدر جنوبی ربوہ ۲۵-۶
اہلیہ صاحبہ ۲۵-۶
لال الدین صاحب سندھی چک $\frac{194}{R.13}$
ضلع لائل پور ۰۰-۶
فتح محمد صاحب ۱۲-۶
ملک عبد الرب صاحب گولبازار ربوہ ۰۰-۱۵
مکرم سردار خاں صاحب پریذیڈنٹ
موہلنکی ضلع گوجرانوالہ ۲۵-۶
محمد فاضل صاحب تہال ضلع گجرات ۰۰-۶
محمد یعقوب صاحب چیمہ ۱۲-۷
قریشی امان اللہ صاحب اچھرہ لاہور ۰۰-۶
عبد الماجد صاحب ایم ایس سی ۰۰-۶

خواجہ محمد بشیر صاحب محمد نگر لاہور ۰۰-۷
چوہدری امجد خاں صاحب اسلامیہ پارک لاہور ۰۰-۶
ریاض حسین صاحب بخاری ۰۰-۶
سید تفضل حسین شاہ صاحب ۰۰-۱۲
تنویر قادر صاحب ۲۵-۶
چوہدری بشیر احمد صاحب سپاہی سنت نگر لاہور ۰۰-۶
چوہدری محمد ابراہیم صاحب مع اہلیہ صاحبہ ۰۰-۱۳
چوہدری رحمت علی صاحب بیگم کوٹ ضلع شیخوپورہ ۰۰-۹
اہلیہ صاحبہ ۰۰-۹
ملک ناصر احمد صاحب سیالکوٹ چھاؤنی ۰۰-۷
مکرم شیخ عبد المجید صاحب لائلپور شہر ۰۰-۱۱
ڈاکٹر مرزا احسن بیگ رضا صاحب ۲۵-۷
ملک عبد القادر صاحب ۰۰-۶
منتجاب والدہ صاحبہ ۰۰-۱
اہلیہ صاحبہ ۰۰-۶
عبد السمیع صاحب لیسر ۰۰-۶
بابر عبد المجید صاحب مع بچگان ۰۰-۶
ڈاکٹر محمد امین صاحب طاہر ۰۰-۶
شیخ غلام محمد صاحب ۰۰-۱۰
اہلیہ صاحبہ ۰۰-۶
شیخ شریف اللہ صاحب ۰۰-۶
ملک بشیر احمد صاحب ۰۰-۴
چوہدری بشیر احمد صاحب ۲۵-۶
شیخ محمد الدین صاحب ۰۰-۱۰
گلزار احمد صاحب ۰۰-۶
میاں بشیر احمد صاحب شاہد ۰۰-۶
دوست محمد صاحب شمس ۰۰-۸
شیخ رشید احمد صاحب ابن شیخ رفیق احمد صاحب
لائل پور ۰۰-۶
میاں عبد المجید صاحب سنت پورہ لائلپور ۰۰-۶
رانا منظور احمد صاحب ۰۰-۶
مرزا اسلم حیات بیگ صاحب ۰۰-۶
غلام احمد صاحب انصاف کمپنی ۰۰-۱۳

چوہدری وزیر محمد صاحب لائلپور ۵۰-۶
رانا ناصر احمد صاحب ۰۰-۷
قاضی محمد منیر صاحب صدر محلہ دار الیمن ربوہ ۵۰-۶
شریف احمد صاحب ڈیڈھوی کرونڈی
ضلع خیرپور ۰۰-۸
حنیفہ بیگم صاحبہ اہلیہ ۳۷-۶
چوہدری حبیب اللہ صاحب ۵۰-۶
عبد الغفور صاحب ۱۲-۶
ثناء اللہ صاحب ۵۰-۶

عبد الکریم صاحب نوڈی کرونڈی ضلع خیرپور ۵۰-۶
اقبال احمد صاحب پیر کوٹی ۱۲-۶
تفضل احمد صاحب ۱۲-۶
شریف احمد صاحب پیر کوٹی ۱۲-۰
بشیر احمد صاحب اختر ۱۲-۷
مرزا حسن محمد صاحب ۵۰-۶
اہلیہ صاحبہ ۱۲-۶
ڈاکٹر عطا محمد صاحب ۵۰-۶
رفیق احمد صاحب ترسکہ ضلع سیالکوٹ ۵۰-۶
میاں عبد المجید صاحب سنت پورہ لائلپور ۰۰-۶

ضروری اعلان برائے مجالس خدام الاحمدیہ

مجلس مرکزیہ کی طرف سے شائع شدہ پروگرام کے مطابق تمام مجالس خدام الاحمدیہ یکم جولائی سنہ ۱۹۶۲ء سے ۷ر جولائی سنہ ۱۹۶۲ء تک ہفتہ وصولی منائیں۔

ہمارا سالی دور ختم ہونے میں اب صرف چار ماہ باقی ہیں۔ جو کام ہم نے کرنا ہے وہ زیادہ ہے اور وقت تھوڑا۔ مجالس اپنے بقایاجات بروقت اسی صورت میں ادا کر سکتی ہیں کہ وہ اپنی رفتار کو بہت تیز کر دیں اور اس خیال کو ذہن سے نکال دیں کہ وصولی کے کام کو کسی آئندہ وقت پر ملتوی کیا جا سکتا ہے۔ ہفتہ وصولی کا مقصد یہ ہے کہ اگر مجالس سے سال گذشتہ مہینوں میں تساہل ہو چکا ہے تو اب مہم کے رنگ میں خاص کوشش کر کے سابقہ کمی کو پورا کریں۔

میں امید کرتا ہوں کہ تمام مجالس خدام الاحمدیہ اس ہفتہ وصولی کو پورے جوش و خروش کے ساتھ منائیں گی۔ اور احباب کا خاص خیال رکھیں گی کہ اس وقت تک چندہ سالانہ اجتماع میں بہت کم آمد ہوئی ہے اور اجتماع کے انتظامات کے لئے اخراجات ابتدائے ستمبر سے شروع ہو جاتے ہیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حق حرف شکایت بنی ہیں نہ پہ جو لائے اس کی جو عطا ہے کرے جس پہ وہ چاہے

قدرت نما طبی تندرستی اعظم

نئے پرانے موذی مہلک و پیچیدہ امراض کے لئے کامیاب بے ضرر حیرت انگیز جادو اثر مستقل فائدہ بخش مجربات زندگی سے بیزار حالات و جوابی لفافہ بھیجیں بخار و نزلہ پیچش سر و پیٹ درد امراض چشم زخم متلی قے بلڈ پریشر اور دانت درد وغیرہ کے مجربات اسے ۱۵ جولائی ۲/۰ پیشگی میں۔

اکسیر اعظم بھوک بڑھانے تلی گھٹانے ہر قسم کے دردوں و پرانے بخار کا قلع قمع کرنے اور کسی بھی مرض کے پریشان کی قوت بحال اور پریشانی و مایوسی دور کرنے میں لاجواب۔ ۱۵ کی بجائے ۲/۸ پیشگی میں۔ دمہ بواسیر یا ٹیریا کو پہلے روز ہی حیرت انگیز فائدہ ورنہ دام واپس مقامی دیتا ہے شفا خاص جو شافی ہے حقیقی ⁂ ہم صاف یہ کہتے ہیں ہم اچھا نہیں کرتے۔

علاج بالمجربات کا واحد مرکز مجربات گھر سی ایریا کراچی ۱۹

مصنوعات کے معیاری ہونیکا نشان
RIC

بجلی کی مصنوعات ....
ٹیکسٹائل کے پرزہ جات ....
پلاسٹک کراکری ....
پلاسٹک سٹیشنری ....
پلاسٹک کا واحد کارخانہ جس میں پورسلین اور پلاسٹک پوڈر تیار ہو رہا ہے۔
اپنی ضرورت اور مطلب کی اشیاء آرڈر دیکر بنوائی جا سکتی ہیں۔

چوہدری محبوب احمد
پروپرائیٹر لوونٹ کیمیکل انڈسٹریز رجسٹرڈ سرگودہا

ذکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

جلد خریدیئے!
۳۰ جون تک خریدے ہوئے
قومی
انعامی بونڈ
پہلی اکتوبر اور
اس کے بعد ہونے والی
قرعہ اندازیوں میں
شریک ہو سکیں گے

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔
(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۶۰۵ - میں چوہدری غلام حسین ولد فتح الدین قوم جٹ پیشہ مستری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن شاہدرہ ٹاؤن ڈاک خانہ شاہدرہ ضلع لاہور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/جنوری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ جدی مکان اندازاً ۲½ مرلہ ہے دو منزلہ ۵ کمروں پر مشتمل ہے۔ تین کمرے نیچے اور دو کمرے اوپر ہیں۔ مکان کا نمبر ۴۳ ہے محلہ لوہاراں غزنی سٹریٹ نمبر ۲۹ میں ہے اس کی قیمت موجودہ ماحول میں ساڑھے پانچ ہزار روپیہ ہے (۲) ایک میرے پاس کرائے کی دکان ہے اس میں میری ملکیت ایک ورما مشین ہے جس کی قیمت [illegible] سو روپیہ ہے۔ میرے پاس اس وقت چار ہزار نقد روپیہ بھی ہے۔ میں مندرجہ بالا کل مبلغ دس ہزار [illegible] روپیہ کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میں بیکار ہوں اگر میری کوئی [illegible] ماہوار آمد ہوئی تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا [illegible] کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں [illegible] حصہ جائداد [illegible] کوئی حصہ انجمن کے حوالہ [illegible] حاصل کر لوں تو ایسی جائداد کی قیمت [illegible] حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی [illegible] کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی [illegible] ہوں گا اور اس پر [illegible] وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا [illegible] کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ [illegible] ہوگی۔ العبد چوہدری غلام حسین [illegible] مکان نمبر ۴۳ محلہ لوہاراں غزنی سٹریٹ [illegible] شاہدرہ ٹاؤن ضلع لاہور۔ گواہ شد بقلم خود [illegible] ولد چوہدری غلام حسین مکان نمبر ۴۳ سٹریٹ [illegible]۔ گواہ شد بقلم خود محمود احمد ولد چوہدری غلام حسین مکان نمبر ۴۳ غزنی سٹریٹ شاہدرہ۔

نمبر ۱۶۶۰۶ - میں زبیدہ زوجہ خلیفہ عبدالرحمن قوم کشمیری لون پیشہ خانہ داری عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کوئٹہ ڈاک خانہ کوئٹہ ضلع کوئٹہ ڈویژن صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۱/ مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ حق مہر [illegible] جو میں نے وصول کر لیا ہوا ہے۔ زیورات [illegible] تولہ [illegible] ۱۰۰۰/- میزان ۱۸۱۰/- میزان ۱۸۱۰/-۔ اس وقت اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی آمد ہے۔ اگر کسی وقت مجھے کوئی مزید جائداد یا آمد حاصل ہوئی تو اسکی اطلاع صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو دوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات کے وقت جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ تحریر ۳۱/ مارچ ۱۹۶۲ء الامۃ زبیدہ صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ اسلام آباد کوئٹہ گواہ شد خلیفہ عبدالرحمن (خاوند موصیہ) قائمقام امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ مقامی جماعت احمدیہ کوئٹہ گواہ شد خلیفہ طاہر احمد ابن خلیفہ عبدالرحمن مکان نمبرا ۱۴/ ۶-۷ لٹمنڈی روڈ کوئٹہ۔

نمبر ۱۶۶۰۷ - میں نذیر احمد نسیم ولد رحمت اللہ المعروف محمد عبداللہ قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور صدر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے - ۱۶ ایکڑ زمین بمقام تخت ہزارہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا جس کی کل قیمت نو ہزار چھ صد روپیہ ہے (قیمت [illegible] ومیرزہ دیگر عہدیداران جماعت کی تصدیق شدہ ہے) اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ یک صد سولہ روپے ماہوار ہے - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ العبد نذیر احمد نسیم بقلم خود مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور صدر گواہ شد محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور صدر۔ گواہ شد بختیار احمد سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ پشاور۔

نمبر ۱۶۶۰۸ - میں چوہدری ارشاد احمد ورک ولد چوہدری محمد خان قوم ورک جٹ پیشہ وکالت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مکان نمبرا گلی نمبر ۲ محمد پورہ لاہور (بیداد پور) ڈاک خانہ کھنیالہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶/ اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب محترم ابھی بقید حیات ہیں۔ البتہ میری ہر منقولہ و غیر منقولہ جائداد جو بعد میں پیدا کروں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی علاوہ ازیں جو ورثہ میں جائداد آوے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ مغربی پاکستان ہوگی میری ماہوار آمد اس وقت غیر معین روپے ہے میں اپنا حصہ آمد ۱/۱۰ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا اور کمی بیشی آمدنی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد۔ ارشاد احمد ورک بقلم خود۔ گواہ شد ماسٹر محمد ابراہیم صدر حلقہ دہلی گیٹ۔ گواہ شد احمد علی احمدی سکرٹری وصایا حلقہ دہلی گیٹ لاہور ۶/۲/۶۲۔

نمبر ۱۶۶۰۹ - میں محمد فاضل ولد نعمت اللہ قوم منہاس پیشہ × عمر اندازاً ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلامیہ پارک لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت آمدنی کوئی نہیں۔ میری ضروریات میرے بچے پوری کرتے ہیں۔ میری جائداد صرف ایک مکان رہائشی یک منزلہ واقع انور اسٹریٹ محلہ اسلامیہ پارک لاہور رقبہ دس مرلہ ہے اس کی موجودہ قیمت اندازاً مبلغ ۲۵۰۰۰/- روپیہ ہے اس کے علاوہ کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں ہے اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا اور کوئی ذریعہ آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ موجودہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ العبد محمد فاضل منہاس۔ گواہ شد غلام احمد ایم اے سکرٹری وصایا حلقہ اسلامیہ پارک لاہور۔ گواہ شد محمد افضل ۱۲/ انور سٹریٹ اسلامیہ پارک پونچھ روڈ لاہور۔

نمبر ۱۶۶۱۰ - میں بشیر احمد ولد قاضی کلیم اللہ صاحب قوم کھوکھر راجپوت پیشہ دکانداری عمر تقریباً ۳۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۱ اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے مکان رہائشی پختہ واقعہ محلہ پنجرانواں والا پرانا شہر شیخوپورہ مالیتی ۵۰۰۰/- (۲) زمین چاہی واقعہ رقبہ شیخوپورہ لائلپور روڈ متصل گرڈ سٹیشن بجلی ۲- ایکڑ مالیتی ۶۰۰۰/- (۳) رہن زمین رقبہ رایاں والا تحصیل شیخوپورہ - ۳ ایکڑ مالیتی - ۲۹۰۰/- (۴) نصف حصہ کانات نصف حصہ - پختہ واقعہ مین بازار - نزد مسجد عیدگاہ شیخوپورہ ۷۵۰۰/- (۵) خالی پلاٹ رقبہ سات مرلہ نصف عقب مغربی مسجد عیدگاہ مین بازار شیخوپورہ ۷۰۰/- کل میزان ۲۲۱۰۰/- جو میری ملکیت ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے بعد اگر میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی نیز میرا گزارہ بذریعہ تجارت و زمینداره آمد جو قریباً ۱۵۰/- روپے ماہوار بنتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ فقط
الراقم الحروف محمد اعظم پوتا احمدی مولوی فاضل العبد بشیر احمد ولد قاضی کلیم اللہ قوم کھوکھر مین بازار شیخوپورہ نزد عیدگاہ مسجد۔ گواہ شد حکیم مرغوب اللہ خلیل دواخانہ دار حکیم محمد عبدالجلیل صاحب سیکرٹری وصایا شیخوپورہ۔ گواہ شد سید رعایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۶۶۱۱ - میں عبدالرشید ولد غلام محی الدین عرف معراج الدین قوم ارائیں پیشہ شیر فروشی عمر ۳۷ سال تاریخ بیعت موسم گرما ۱۹۲۸ء ساکن مسلم سٹریٹ نمبرا مکان نمبر ۲۱ رحیم روڈ مصری شاہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۳/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ذاتی جائداد اس وقت تک کوئی نہیں۔ والد صاحب بقید حیات ہیں۔ میری گزر میری دکانداری ہی پر ہے جو اندازاً تین صد روپیہ ماہوار ہے۔ میں تاحین حیات اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد عبدالرشید بقلم خود۔ گواہ شد ماسٹر محمد ابراہیم بقلم خود حلقہ دہلی گیٹ لاہور۔ گواہ شد۔ عبدالواحد ریوڑی فروش دہلی گیٹ لاہور۔ گواہ شد۔ ڈاکٹر احمد علی احمدی سکرٹری وصایا حلقہ دہلی دروازہ لاہور ۱۶/۳/۶۲۔

اہلِ اسلام
کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟
صرف کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

خلفائے ثلاثہ کے متعلق حضرت علیؓ و امام حسینؓ کا صحیح نقطہ نظر

۲۹ ر جون ۱۹۶۲ء کے الفضل میں افتتاحیہ میں یہ لکھا گیا ہے کہ

"یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ حضرت علی اور حضرت امام حسینؓ وراثت کی بناء پر خلافت کے دعویدار تھے چنانچہ نہ حضرت علیؓ اور نہ حضرت امام حسینؓ خلفائے ثلاثہ کو حق پر سمجھتے تھے بلکہ وہ انکی خلافت کو غاصبانہ سمجھتے تھے۔"

ہم سید محمود احمد صاحب ناصر کے ممنون ہیں کہ انہوں نے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ عقیدہ نہیں ہے — آپ نے اپنی کتاب سر الخلافۃ میں جو کچھ اس امر کے متعلق فرمایا ہے اس کا ترجمہ سید محمود احمد صاحب کے الفاظ میں حسب ذیل ہے:۔

"صحابہ اور اہل بیت روحانی انسان تھے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے انقطاع اور تبتل کرنے والے تھے اور میں کبھی بھی اس بات کو قبول نہیں کروں گا کہ انہوں نے ذلیل دنیا کی خاطر آپس میں جھگڑا کیا تھا اور ایک دوسرے کے لئے دل میں کینہ رکھتے تھے اسی حد تک کہ معاملہ ان کی آپس کی لڑائی اور باہمی فساد اور کھلی کھلی دشمنی تک پہنچ جائے اور اگر ہم یہ فرض کر لیں کہ صدیق اکبر ان لوگوں میں سے ہو گئے تھے جنہوں نے دنیا اور اسکی جھوٹی زینت کو ترجیح دی اور اس پر راضی ہو گئے اور غاصبوں میں سے ہو گئے تو ہم مجبور ہیں کہ ہم یہ بھی اقرار کریں کہ اسد اللہ شیر علی بھی منافق تھے اور جیسے ہم ان کو تبتل اختیار کرنے والوں میں سے سمجھتے ہیں ویسے نہیں تھے ...... پھر اگر صدیق اکبر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضیٰ کی نگاہوں میں کافر یا غاصب تھے تو کیوں وہ ان کی بیعت پر راضی ہوئے اور کیوں نہ انہوں نے اس ظلم اور فتنہ اور ارتداد کی سرزمین سے دوسرے علاقہ کی طرف ہجرت کی!"

(روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۴۹)

اس سے ظاہر ہے کہ احمدیوں کا وہ عقیدہ نہیں ہو سکتا۔ جو ہم نے غلطی سے افتتاحیہ میں بیان کیا ہے البتہ یہ عقیدہ شیعوں کا ہے جس کی وجہ سے یہ مغالطہ لگا ہے + (اڈیٹر)

شاہ ایران صدر ایوب سے اہم مذاکرات کیلئے پاکستان آرہے ہیں!

"دونوں لیڈر سنٹو کی افادیت پر غور کریں گے"

راولپنڈی ۲۹ ر جون۔ ایران کے شہنشاہ محمد رضا شاہ پہلوی ہفتے کے روز پاکستان پہنچ رہے ہیں۔ اپنے دو روزہ قیام پاکستان کے دوران وہ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب سے بات چیت کریں گے۔ سیاسی حلقے شہنشاہِ ایران کے اس اچانک دورے کو بڑی اہمیت دے رہے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ دونوں سربراہِ مملکت بعض انتہائی اہم امور پر مذاکرات کریں گے یہ امکان بھی ظاہر کیا جا رہا ہے کہ بات چیت میں "سنٹو" کا دفاعی معاہدہ بھی زیر غور آئے گا۔

ایک سرکاری اعلان کے مطابق شاہ ایران ۳۰ ر جون کو تیسرے پہر تہران سے بذریعہ ہوائی جہاز راولپنڈی پہنچیں گے۔ صدر محمد ایوب خان چکلالہ کے ہوائی اڈے پر معزز مہمان کا استقبال کریں گے اس کے بعد صدر اور شاہ سیدھے مری روانہ ہو جائیں گے۔ مری میں شاہ صدر ایوب کے مہمان ہوں گے۔ تہران سے بھی ایک سرکاری اعلان جاری کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ شاہ ایران پاکستان کے نجی دورے پر جا رہے ہیں۔ یہ خیال بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ شاید شاہ ایران کے دورے میں ایک آدھ دن کی توسیع ہو جائے۔

شہنشاہ کا یہ دورہ بظاہر اگرچہ بالکل نجی نوعیت کا ہے لیکن اس اچانک دورے پر سیاسی حلقوں میں طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہونے لگی ہیں +

نواب ڈھاکہ مشرقی پاکستان کے وزیر مقرر کر دئے گئے

راولپنڈی ۲۹ ر جون۔ ڈھاکہ کے نواب خواجہ حسن عسکری کو مشرقی پاکستان کی کابینہ کا نیا وزیر مقرر کیا گیا ہے۔

خواجہ صاحب نویں وزیر ہوں گے وہ آجکل قومی اسمبلی کے اجلاس کے سلسلہ میں راولپنڈی آئے ہوئے ہیں وہ ہفتہ کو واپس جائیں گے اور کچھ دنوں بعد اپنے عہدے کا حلف اٹھائیں گے۔

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیز حکیم محمود احمد صاحب کا نکاح عزیزہ تبسم صاحبہ بنت میاں نظام دین صاحب مرحوم کے ہمراہ بعوض چار ہزار روپیہ حق مہر مکرم ملک فضل کریم صاحب صدر حلقہ محمد نگر لاہور نے مورخہ ۲۲ ر جون ۱۹۶۲ء بروز جمعہ مسجد دارالذکر لاہور میں پڑھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام صحابہ کرام اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے جانبین کے لئے موجب خیر و برکت بنائے۔ آمین

خاکسار حکیم سراج دین احمد

فضلی دواخانہ۔ محلہ پٹ رنگاں اندرون بھاٹی گیٹ لاہور

درخواست دعا

مکرم مولوی روشن الدین صاحب سابق مبلغ مسقط تقریباً ایک ہفتہ سے کمر کی درد سے بیمار ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔

بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد لطیف ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے — راولپنڈی ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس ۱۹۵۸ء کی اساس پر معہ لیبر اور میٹریل کے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

نمبر شمار	کام کا نام	زر بیعانہ	تکمیل کی مدت	تخمینہ لاگت
۱	تاروجبہ کے مقام پر ریلوے حدود کے پرلے گڈس پلیٹ فارم کے ساتھ کچا ایریا کو جی ٹی روڈ کے ساتھ پختہ بنانا	۳۰۰/۰۰ روپے	۴ ماہ	۱۵۰۰۰/۰۰ روپے

۲۔ تمام ٹنڈر مجوزہ ٹنڈر فارموں پر اسی تاریخ کو سوا بارہ بجے بر سر عام کھولے جائیں گے۔

۳۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست پر نہیں ہیں انہیں اپنے نام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی کے پاس درج کرا لینے چاہیئے۔

۴۔ ٹنڈر سے متعلقہ کاغذات جن میں ٹنڈر فارم ٹھیکہ کی خاص شرائط (پارٹ اے اور بی) ٹنڈر کے لئے ہدایات و تفصیلات جو بھی ہیں زیر دستخطی سے بہ ادائیگی ۵/ روپے ناقابل واپسی دستیاب ہو سکتے ہیں۔ ٹھیکہ کی خاص شرائط پر ٹھیکیداران کو منظوری کی علامت کے طور پر دستخط کرنا ہوں گے۔

۵۔ زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی کے پاس لازمی طور پر ٹنڈر کھلنے کی تاریخ سے قبل جمع کرا دیں اس کے بغیر کوئی ٹنڈر قبول نہیں کیا جائے گا۔

۶۔ ریلوے انتظامیہ سب سے کم نرخ یا کسی ٹنڈر کو قبول کرنے کی پابند نہیں ہے یا کسی بھی ٹنڈر کو جزوی یا کلی طور پر منظور کر سکتی ہے۔

۷۔ تین الگ الگ ریٹ شیڈول آف ریٹس سے کم یا زیادہ دئے جائیں۔

(ا) ارتھ ورک کے لئے (ب) صرف لیبر کے لئے

(ج) لیبر اور میٹریل کے لئے

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴